بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبؒ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دوسوسترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللّٰہ

دعا گو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت .. .. سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دو سو دس روپے

یہ روایت زید بن ارقم۔ انس بن مالک۔ ام سلمہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت کا گزر ایک ہرنی کی طرف سے ہوا جس کو ایک یہودی نے خیمے کی رسی سے باندھ رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں دو بچوں کی ماں ہوں جو بھوکے ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے پس آپ مجھے کھول دیجئے میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو واپس نہ آئے۔ اس نے کہا خدا میرے اوپر عذاب نازل کرے اگر میں نہ لوٹوں۔ حضرت نے اس کی رسی کھول دی وہ چلی گئی اور اپنے بچوں سے یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا ہم دودھ نہ پئیں گے درانحالیکہ تیرے ضامن رسول اللہ تیری وجہ سے پریشانی میں ہیں پس وہ اپنے بچوں کو لے کر حاضر ہو گئی اور حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور دونوں بچے اپنے سر حضرت کے قدموں پر ملنے لگے یہودی رونے لگا اور اسلام لے آیا اور کہا میں نے رہا کیا اور وہاں ایک مسجد بنا دی حضرت نے اس کے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیا اور فرمایا تمہارا گوشت شکاریوں کے لیے حرام ہے۔ زید سے مروی ہے کہ میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ جنگل میں تسبیح الہی کرتی تھی اور کہتی تھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

جابر انصاری اور عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ اہیب بن سماع کے باغ میں ایک سرکش اونٹ تھا جو کوئی باغ میں داخل ہونا چاہتا وہ اس پر حملہ کرتا پس حضرت باغ میں داخل ہوئے اور اسے بلایا وہ آیا اور اپنا ہونٹ زمین پر رکھا اور حضرت کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اس کی نکیل ڈال دی اور اپنے اصحاب کے حوالے کیا انہوں نے کہا بہائم تو آپ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور انسان انکار کر رہے ہیں فرمایا ہر شے میری نبوت کی عارف ہے سوائے ابوجہل اور قریش کے انہوں نے کہا ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ لائق ہیں فرمایا میں تو مرنے والا ہوں۔ تم اس ذات کو سجدہ کرو جو حی لایموت ہے پھر ایک اور اونٹ آپ کے پاس آیا اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی۔ حضرت نے فرمایا یہ چارہ کی کمی اور گرانی بار کی شکایت کر رہا ہے جابر تم اس کے ساتھ جا کر اس کے مالک کو لے آؤ انہوں نے کہا میں اس کے مالک کو نہیں جانتا فرمایا یہ خود تمہیں بتا دے گا۔ جابر گئے اور اسے لے آئے۔ حضرت نے فرمایا تیرے اونٹ نے شکایت کی ہے اس نے کہا اس نے نافرمانی کی ہے یہ اس کی سزا ہے۔ حضرت نے اونٹ سے فرمایا اپنے مالک کے ساتھ جا وہ سر جھکا کر ان کے ساتھ ہو لیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اسے بلحاظ آپ کی حرمت کے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد وہ بازاروں میں پھرتا رہا اور لوگ کہتے تھے یہ آزاد کردہ رسولؐ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ ایک روز بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ فریاد کرتا آیا۔ حضرت نے اصحاب سے فرمایا یہ کہتا ہے میں قبیلہ خزرج کا ہوں وہ مجھ سے کام لیتے رہے اب کہ میں بڈھا اور ضعیف ہو گیا ہوں تو وہ مجھے نحر کرنا چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے ٹھہرا لیا جب لوگ اسے لینے آئے تو حضرت نے اونٹ کی شکایت بیان کی انہوں نے کہا پھر جو حکم حضورؐ کا ہو۔ فرمایا اسے چھوڑ دو تا کہ یہ جہاں چاہے چرے۔ یہ سن کر وہ اونٹ حضرت کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ اصحاب نے کہا یہ چوپایہ تو سجدہ کرے تو ہم کیوں نہ کریں۔ فرمایا سجدہ خدا کے سوا کسی کے لیے ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس کے حق عظیم کے لحاظ سے۔

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک اعرابی دوسرے اعرابی کو پکڑے ہوئے لایا کہ اس نے میرا اونٹ چرا لیا ہے اور اس کو